مقالہ:

کرونا ویکسین کا شرعی حکم

اس مقالہ میں کرونا ویکسین (vaecine) کا شرعی حکم کیا ہے، اس کو واضح کیا گیا ہے۔ حلت وحرمت کی تحقیق کے متعلق آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار بھی جمع کئے گئے ہیں۔ آخر میں اہل علم کے لئے اس موضوع کے متعلق حضرات فقہاء رحمہم اللہ کی چند عبارات بھی مع حوالہ نقل کی گئی ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

فہرست مقالہ ”کرونا ویکسین کا شرعی“

مشتبہات سے بچنے کا حکم......ایک حد تک تحقیق بھی ضروری ہے................	۴
آپ ﷺ نے شک وشبہ سے منع فرمایا..	۵
چند فقہی عبارات..	۶
حرام دوا سے علاج کی اجازت..	۸
تتمہ......اضطرار میں حکم بدل جاتا ہے..	۹
دین میں آسانی ہے تنگی نہیں..	۱۱

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین ، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین ، و علی آلہ واصحابہ اجمعین ، اما بعد

اس وقت کرونا کی مہلک بیماری نے پوری دنیا ہی کو آزمائش میں ڈال دیا ہے، ڈاکٹروں اور اس فن کے ماہرین کی ایک جماعت نے بڑی محنت وکاوش سے کم مدت میں ویکسین کی تیاری کا دعوی کیا، اور کئی ممالک میں اس کی اجازت دی گئی اور اس ویکسین کا استعمال شروع بھی ہوگیا۔ اب یہ سوال ہوا کہ کیا شرعی اعتبار سے یہ ویکسین لگانا جائز ہے یا نہیں؟ کیا اس میں کوئی حرام اجزاء تو شامل نہیں کئے گئے؟ تو اہل علم اور اہل فتوی کی ایک جماعت نے اس طرح کی دواساز کمپنی سے رابطہ کرکے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے دوا میں شامل اجزاء کی جو فہرست بھیجی اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس دوا میں کوئی حرام چیز شامل نہیں ہے، اس لئے شرعا اس ویکسین کا استعمال جائز ہے۔

بعض حضرات نے اس پر شبہات ظاہر کئے کہ اس میں نجس اجزاء بھی ہوسکتے ہیں؟ اس لئے اہل علم کو بلاتحقیق کے جواز کا فتوی نہیں دینا چاہئے، اور اپنی طرف سے مکمل تحقیق کرنی چاہئے۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ:

(۱)......اولا: تو اہل علم نے تحقیق کی اور دواساز کمپنیوں سے رجوع کیا، اور ان کی طرف سے جواب ملنے پر جواز کا فتوی دیا۔

(۲)......دوسری بات: ہم کس قدر تحقیق کے مکلّف ہیں، اس کو سمجھنا چاہئے، ہمیں اللہ تعالی نے ایک حد تک تحقیق کا مکلّف بنایا ہے، اور تحقیق کے بعد ظاہر پر عمل کی اجازت دی

ہے، ہمیں بال کی کھال نکالنے کا پابند نہیں بنایا گیا ہے۔

اس کا مطلب قطعا یہ نہیں کہ سرسری تحقیق کے بعد ہر چیز کو حلال اور جائز کہہ دیا جائے، ایک حد تک تحقیق کے بعد ہی فیصلہ کرنا چاہئے اور اہل علم اس سے غافل نہیں ہیں۔

(۳)......تیسری بات: اگر بالفرض اس ویکسین میں حرام اجزاء شامل بھی ہوں تو اس وقت کرونا کا کوئی علاج نہیں سوائے اس ویکسین کے، اس لئے جب کسی جان لیوا بیماری کے لئے حلال دوا کا ملنا ممکن نہ ہو تو امام ابو یوسف اور متأخرین احناف رحمہم اللہ کے نزدیک حرام دوا کے استعمال کی بھی گنجائش ہے۔

ان سب باتوں کے دلائل درج ذیل ہیں:

مشتبہات سے بچنے کا حکم......ایک حد تک تحقیق بھی ضروری ہے

حدیث شریف میں بھی مشتبہات سے بچنے کی تاکید بڑے بلیغ انداز میں دی گئی ہے۔

(۱)......نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حلال (بھی) ظاہر ہے اور حرام (بھی) ظاہر ہے، اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔ (بخاری، حدیث نمبر: 2051)

(۲)......آپ ﷺ نے فرمایا: جس چیز میں تم کو شک ہو اس کو چھوڑ کر اس کو اختیار کرو جس میں تم کو شک نہ ہو۔ (نسائی، حدیث نمبر: ۲۵۱۸)

(۲)......نبی کریم ﷺ راستہ میں پڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اسے کھالیتا۔ (بخاری: ۲۴۳۱)

(۳)......ایک حدیث میں شکار کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اگر تم شکار کو پانی میں غرق پاؤ تو اس شکار کو مت کھاؤ، اس لئے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ جانور پانی میں غرق ہونے کی وجہ سے مرا ہے یا تمہارے تیر سے مرا ہے۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۱۹۲۹)

(۴)......رسول اللہ ﷺ نے: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو عقبہ کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے پردہ کا حکم دیا تھا۔ (بخاری، حدیث نمبر:۲۵۳۳)

(۵)......آپ ﷺ نے حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کو رضاعت کے شبہ پر نکاح کو ختم کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری، حدیث نمبر:۸۸)

(۷)......مجوس کے میوہ جات کے قبیل سے ہو تم اس کو کھا لیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو تو اس کو واپس کر دیا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۶ ج۱۲، حدیث نمبر:۲۴۸۵۶)

(۸)......نبی کریم ﷺ نے مجوس کے برتنوں کے بارے میں فرمایا: ان کو خوب دھولو، اور ان میں کھانا پکاؤ۔ (ترمذی، حدیث نمبر:۱۷۹۶)

آپ ﷺ نے شک وشبہ سے منع فرمایا

دوسری طرف آپ نے شک وشبہ سے منع فرمایا۔

(۱)......رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ہوا خارج ہونے کے خیال سے نماز کو باقی رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری، حدیث نمبر:۱۳۷)

(۲)......نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوۂ تبوک کے موقع پر پنیر لایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ: اس کو مجوسی نے بنایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لو اور کھاؤ۔

(۳)......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجوسیوں کی روٹی میں کوئی حرج نہیں۔

(۴)......حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم لوگ گھی تو کھایا کرتے تھے، لیکن ہم چربی نہیں کھایا کرتے تھے، اور ہم برتوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۹ ج۱۲، حدیث نمبر:۲۴۸۶۶)

(۵)...... یا رسول اللہ! لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی ہے یا نہیں؟ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر بسم اللہ پڑھو اور اس کو کھالو۔ (بخاری، حدیث نمبر:۲۰۵۷)

(۶)......ایک مرتبہ سفر کے دوران نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک ایسے تالاب کے پاس پہنچے جس کے ایک کنارے مردار جانور پڑا تھا، لوگ آپ ﷺ کے انتظار میں رک گئے، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس کے ایک کنارے پر یہ مردار پڑا ہے، آپ نے فرمایا: پیو اور سیراب ہو کر پیو، پانی حلال کرتا ہے حرام نہیں کرتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۴ ج۲، حدیث نمبر:۱۵۱۴)

چند فقہی عبارات

(۱)......الاصل فی الاشیاء الاباحة۔ (قواعد الفقہ ص۵۹)

(۲)......یجوز للعلیل شرب الدم والبول وأکل المیتة للتداوی اذا أخبره طبیب مسلم أن شفاء فیه ولم یجد من المباح ما یقوم مقامه۔

(فتاوی عالمگیری ص۳۵۵ ج۵، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، کتاب الکراھیة)

(۳)......الاستشفاء بالمحرم انما لا تجوز اذا لم یعلم شفاء، أما اذا علم أن فیه شفاء ولیس له دواء آخر غیره یجوز الاستشفاء به۔

(فتاوی تاتارخانیہ ص۲۰۰ ج۱۸، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، کتاب الکراھیة، رقم:۲۸۵۰۴)

(۴)......ولا یطلق لفظ الخمر الا علی الاول من الاربعة، وأما ما سواها فیتخذ النبیذ من کل شیء من الحبوب والثمار والألبان، وتسمی ھذه الأقسام بالانبذة، و

حکمها ما ذکروا ان القلیل أی القدر غیر المسکر حلال اذا کان بقصد التقوی علی العبادة ، وحرام بقصد التلهی ، والکثیر أی القدر المسکر منها حرام ، و هذا مذهب الشیخین للأحناف۔

(العرف الشذی علی هامش الترمذی ص۸/۷ج۲، ما جاء فی شارب الخمر ، ابواب الاشربة)

(۵)……وجوزه فی النهایة بمحرم اذا أخبره طبیب مسلم ان فیه شفاء ولم یجد مباحا یقوم مقامه۔

(شامی ص۵۵۸ج۹، باب الاستبراء و غیره ، کتاب الحظر والاباحة ، ط : دار الباز ، مکة)

(۶)……وقال ابو یوسف ومحمد : لا بأس بابوال الابل ' فتأویل قول ابی یوسف أنها لا بأس للتداوی۔(ہدایہ ص۴۵۳ج۴، فصل فی الاکل والشرب ، کتاب الکراهیة)

(۷)……وقالا : لا بأس بابوال الابل ولحم الفرس للتداوی۔

(فتاوی عالمگیری ص۳۵۵ج۵، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات ، کتاب الکراهیة)

(۸)……اختلف فی التداوی بالمحرم ' و ظاهر المذهب المنع کما فی رضا ع البحر ، ولکن نقل المصنف ثمة وهنا عن الحاوی : وقیل یرخص اذا علم فیه الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان ' وعلیه الفتوی ، (و فی الشامیة) وبالبول أیضا ان علم فیه شفاء لا بأس به ۔

(شامی ص۳۶۵ج۱، باب المیاه ، مطلب : فی التداوی بالمحرم ، کتاب الطهارة)

(۹)……الاستشفاء بالمحرم انما لا یجوز اذا لم یعلم ان فیه شفاء ، اما اذا علم ان فیه شفاء ولیس له دواء آخر غیره ، فیجوز الاستشفاء به''۔

(المحیط البرهانی ص۸۲ج۸، الفصل التاسع عشر فی التداوی ، الاستحسان)

حرام دوا سے علاج کی اجازت

(۱)......آپ ﷺ نے قبیلۂ عکل کے بیماروں کو اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا۔(بخاری، حدیث نمبر:۲۳۳)

(۲)......حضرت عطاء، حضرت طاؤوس، حضرت ابو جعفر رحمہم اللہ نے بھی علاجا اونٹوں کے پیشاب سے علاج کے جواز کا فتوی دیا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر:۲۴۱۱۲/۲۴۱۱۶/۲۴۱۱۷)

مسئلہ:......ناپاک یا حرام چیزوں سے علاج کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، اور راجح قول یہ ہے کہ: اگر جان کا خطرہ ہو تو حرام چیز سے علاج کرنا جائز ہے، جبکہ شفا اس میں منحصر ہو، لوگ دوسرا کوئی علاج نہ جانتے ہوں۔(تحفۃ القاری ص ۵۷۰ ج ۱)

مسئلہ:......امام ابو یوسف اور متاخرین حنفیہ رحمہم اللہ کے نزدیک اگر کوئی طبیب حاذق یہ فیصلہ کرے کہ تداوی بالحرام کے بغیر بیماری سے چھٹکارا ممکن نہیں ہے تو پھر اس صورت میں حرام دوا سے علاج کرنا جائز ہے۔(انعام الباری ص ۱۷۳ ج ۲۔ تکملہ فتح الملہم ص ۳۰۱ ج ۲)

نوٹ:......اگر کسی وقت دوا ساز کمپنی کی طرف سے اس میں حرام اشیاء کے اجزاء کو شامل کئے جانے کی اطلاع ملے، اور اس ویکسین کا کوئی بدل بھی نکل آئے تو فتوی بھی بدل سکتا ہے

نوٹ:......اہل علم صرف شرعی حکم بتانے کے مکلّف ہیں، اس دوا میں دوسرے نقصانات کیا ہیں؟ یا نہیں ہیں؟ یہ اہل فتوی کا موضوع نہیں ہے۔ مبتلا بہ حضرات کو ماہر اطباء سے اس سلسلہ میں رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ واللہ تعالی اعلم و علمہ احکم و اتم۔

نوٹ:......تتمہ میں دو مضمون بہت مختصر طور پر ذکر کئے جاتے ہیں: ایک: اضطرار میں حکم بدل جاتا ہے، دوسرا: دین میں آسانی ہے تنگی نہیں۔

تتمہ......اضطرار میں حکم بدل جاتا ہے

قرآن وحدیث اور فقہاء کے اقوال سے یہ امر مسلم ہے کہ اضطرار اور مجبوری میں حکم میں تبدیلی ہوجاتی ہے۔اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

(۱)......فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔(بقرہ:۱۷۳)

ترجمہ:......ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مجبوری کی حالت میں ہو(اوران چیزوں میں سے کچھ کھالے) جبکہ اس کا مقصد نہ لذت حاصل کرنا ہواور نہ وہ (ضرورت کی) حد سے آگے بڑھے،تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔یقیناً اللہ تعالی بہت بخشنے والے،بڑے مہربان ہیں۔

(۲)......فَمَنِ اضۡطُرَّ فِىۡ مَخۡمَصَةٍ غَيۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔

ترجمہ:......ہاں جو شخص شدید بھوک کے عالم میں بالکل مجبور ہوجائے(اور اس مجبوری میں ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھالے) بشرطیکہ گناہ کی رغبت کی بنا پر ایسا نہ کیا ہو،تو بیشک اللہ تعالی بہت معاف کرنے والے،بڑے مہربان ہیں۔(پ:۶/،سورۂ مائدہ،آیت نمبر:۳)

(۳)......وَمَا لَـكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَـكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ۔(پ:۸/،سورۂ،انعام آیت نمبر:۱۱۹)

ترجمہ:......اور تمہارے لئے کونسی رکاوٹ ہے جس کی بنا پر تم اس جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لے لیا گیا ہو؟ حالانکہ اس نے وہ چیزیں تمہیں تفصیل سے بتادی ہیں جو اس نے تمہارے لئے (عام حالات میں) حرام قرار دی ہیں،البتہ جن کو کھانے پر تم بالکل مجبور ہی ہوجاؤ(تو ان حرام چیزوں کی بھی بقدر ضرورت اجازت ہوجاتی ہے)۔

(۴)......فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔(انعام:۱۴۵۔نحل:۱۱۵)

ترجمہ:......ہاں جو شخص (ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر) انتہائی مجبور ہو جائے

جبکہ وہ نہ لذت حاصل کرنے کی غرض سے ایسا کر رہا ہو، اور نہ ضرورت کی حد سے آگے بڑھے، تو بیشک اللہ تعالی بہت بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں۔

حدیث شریف سے بھی اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ضرورت کی وجہ سے حرام سے انتفاع کا حکم دیا گیا۔

(۱)......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عکل یا عرینہ سے کچھ لوگ آئے، انہیں مدینہ موافق نہیں آیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ دودھ والی اونٹنیوں کے باڑے میں چلے جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔ (بخاری، حدیث نمبر:۲۳۳)

(۲)......حضرت عبدالرحمٰن بن طرفہ رحمہ اللہ سے روایت کہ: ان کے دادا حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی کلاب (کی جنگ) کے دن میں ناک کٹ گئی، انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی، تو اس میں بدبو پیدا ہوگئی، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا، اس پر انہوں نے سونے کی ناک بنوالی۔ (ابوداؤد:۴۲۳۲۔ترمذی:۱۷۷۰۔نسائی:۵۱۷۵)

مردوں کے لئے ریشم پہننا منع ہے۔ (بخاری، کتاب اللباس، حدیث نمبر:۵۸۲۸)

مگر آپ ﷺ نے بیماری میں اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

(۳)......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے خارش کی وجہ سے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی۔ (بخاری، باب ما يُرخّص للرّجال من الحرير للحِكّة ، كتاب اللباس، حدیث نمبر:۵۸۳۹)

حضرت مسروق رحمہ اللہ سے یہاں تک منقول ہے کہ:

(۴)......حالت اضطرار میں مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کو نہ کھائے یا نہ پیئے اور موت واقع ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ (سنن کبری بیہقی ص۳۸۲ ج۱۴، حدیث نمبر:۲۰۱۹۶)

دین میں آسانی ہے تنگی نہیں

قرآن وحدیث سے یہ امر مسلم ہے کہ دین میں آسانی اور سہولت کا پہلو مطلوب ہے، اور مشکلی اور سختی معیوب ہے۔اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

(۱)......يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔(سورۂ بقرہ، آیت نمبر:۱۸۵)

ترجمہ:......اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتے ہیں۔

(۲)......وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔(پ:۱۷/سورۂ حج، آیت نمبر:۷۸)

ترجمہ:......اور تم پر دین کے معاملے میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(۳)......مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ۔(پ:۶/سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۶)

ترجمہ:......اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی مسلط کرنا نہیں چاہتے۔

(۴)......رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوموسی اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا، اور ان میں سے ہر ایک کو مختلف ضلعوں میں بھیجا، راوی فرماتے ہیں کہ: یمن میں دو اضلاع ہیں، پھر ارشاد فرمایا: تم دونوں آسانی کرنا اور مشکل میں نہ ڈالنا، اور بشارت دینا اور لوگوں کو متنفر نہ کرنا۔(بخاری، حدیث نمبر:۴۳۴۱/۴۳۴۲)

فقہاء کرام رحمہم اللہ نے ان آیات اور احادیث سے یہ قواعد مستنبط کئے ہیں:

(۵)......والمشقة تجلب التيسير۔(مشقت آسانی اور سہولت کو لاتی ہے)

(الاشباہ والنظائر ص۶۴، القاعدة الرابعة : المشقة تجلب التيسير)

(۶)......والحرج مدفوع۔(شامی ص۲۸۶ ج۱، مطلب: فی ابحاث الغسل ، کتاب الطهارة)

کتبہ: مرغوب احمد لاجپوری

۸/جمادی الاولی ۱۴۴۱ھ مطابق: ۲۳/دسمبر ۲۰۲۰ء، بروز بدھ